تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	407 Code
Course Name:	Modern Muslim World (جدید دنیائے اسلام)
Class:	BA
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ:ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 2

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(1) ڈاکٹر مصدق کو ایران کا وزیر اعظم کب بنایا گیا؟

جواب: ایرانی قوم پرست رہنما اور تیل کی نیشنلائزیشن کے بانی **ڈاکٹر محمد مصدق** کو **28 اپریل 1951ء** کو ایران کی پارلیمنٹ (مجلس) کی بھاری اکثریت کی تائید کے بعد شاہِ ایران نے ملک کا وزیر اعظم مقرر کیا تھا۔

(2) شام کی صنعت کا انحصار کس پر ہے؟

جواب: شام کی صنعت کا سب سے بڑا انحصار **ٹیکسٹائل اور کپڑے کی تیاری** (Textiles)، زراعتی پیداوار کی پروسیسنگ (جیسے زیتون کا تیل، ڈبہ بند خوراک) اور چمڑے کی مصنوعات پر ہے۔ اس کے علاوہ کیمیکلز، سیمنٹ اور پٹرولیم کی ریفائننگ بھی شام کے صنعتی شعبے کے اہم ستون ہیں۔

(3) متحدہ عرب امارات اوپیک کا رکن کب بنا؟

جواب: متحدہ عرب امارات (UAE) چونکہ دسمبر 1971ء میں قائم ہوا تھا، لیکن اس کی سب سے بڑی امارت **ابوظہبی** نے **1967ء** میں ہی اوپیک (OPEC - تیل برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم) کی رکانیت حاصل کر لی تھی، جسے بعد میں متحدہ عرب امارات کی تشکیل کے بعد یو اے ای کی رکنیت میں تبدیل کر دیا گیا۔

(4) سعودی عرب کے بانی کا کیا نام ہے؟

جواب: جدید مملکتِ سعودی عرب کے بانی اور پہلے فرمانروا کا نام **شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود** (جنہیں مغرب میں ابنِ سعود بھی کہا جاتا ہے) ہے، جنہوں نے ستمبر 1932ء میں نجد اور حجاز کو ملا کر موجودہ سعودی عرب کی بنیاد رکھی۔

(5) عراق میں رشید علی گیلانی کی وزارت کب قائم ہوئی؟

جواب: عراق کے نامور قوم پرست اور اینٹی برٹش سیاستدان رشید علی گیلانی کی مشہور ترین قوم پرست حکومت (وزارت) **3 اپریل 1941ء** کو ایک فوجی بغاوت (Coup) کے ذریعے قائم ہوئی، جو مئی 1941ء میں انگریزوں کے حملے تک برقرار رہی۔ (یاد رہے وہ اس سے قبل 1933ء اور 1940ء میں بھی مختصر عرصے کے لیے وزیر اعظم رہے تھے)۔

(6) عراق میں تیل کب دریافت ہوا؟

جواب: عراق میں تجارتی پیمانے پر تیل کی پہلی بڑی اور تاریخی دریافت **14 اکتوبر 1927ء** کو بابا گرگر (باباگور گور) کے مقام پر ہوئی جو کرکوک کے نزدیک واقع ہے، جس کے بعد عراق دنیا کی تیل کی معیشت کا بڑا مرکز بن گیا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

(7) یہودیوں نے بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کو آگ کب لگائی؟

جواب: ایک کٹر آسٹریلوی یہودی مائیکل ڈینس روہن نے مسلمانوں کے قبلہ اول مسجدِ اقصیٰ کو **21 اگست 1969ء** کو آگ لگائی، جس سے مسجد کا تاریخی منبرِ نور الدین زنگی اور محراب بری طرح شہید ہو گئے اور پوری دنیا کے مسلمانوں میں شدید غم وغصے کی لہر دوڑ گئی۔

(8) آزاد فلسطینی ریاست کا اعلان کب ہوا؟

جواب: الجزائر میں منعقدہ فلسطینی نیشنل کونسل (PNC) کے اجلاس کے دوران پی ایل او (PLO) کے سربراہ یاسر عرفات نے **15 نومبر 1988ء** کو باقاعدہ طور پر "آزاد ریاستِ فلسطین" (Declaration of Palestinian Independence) کا اعلان کیا جس کا دارالحکومت یروشلم (بیت المقدس) طے پایا۔

(9) سکندر اعظم نے ایران کو کس صدی میں فتح کیا؟

جواب: مقدونیہ کے نوجوان فاتح سکندرِ اعظم (Alexander the Great) نے ہخامنشی سلطنت کے داراسوم کو شکست دے کر **چوتھی صدی قبل مسیح (331-330 ق م)** میں ایران کو فتح کیا تھا۔

(10) شام کے برطانیہ سے تعلقات کب بحال ہوئے؟

جواب: شام نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ (چھ روزہ جنگ) میں برطانیہ کی اسرائیل نوازی کے خلاف احتجاجاً برطانوی حکومت سے سفارتی تعلقات توڑ لیے تھے، جو بعد میں طویل مذاکرات کے بعد **دسمبر 1973ء** میں دوبارہ بحال ہوئے۔

سوال نمبر 2: دوسری جنگ عظیم کے دوران اور 1958 تک عراق کے اہم سیاسی واقعات کا تنقیدی جائزہ لیں۔

مقدمہ

عراق مشرقِ وسطیٰ کا ایک انتہائی اہم، تیل کی دولت سے مالا مال اور سٹریٹیجک ملک ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد عراق پر برطانیہ کا نوآبادیاتی تسلط (Mandate) قائم ہوا۔ اگرچہ 1932ء میں عراق بظاہر آزاد ہو گیا اور وہاں ہاشمی خاندان کی بادشاہت قائم ہو گئی، لیکن ملکی سیاست کے تار اب بھی لندن سے ہلائے جاتے تھے۔ دوسری جنگِ عظیم (1939ء تا 1945ء) سے لے کر 1958ء کے خونی انقلاب تک کا دورانیہ عراق کی تاریخ کا سب سے زیادہ ہنگامہ خیز، سازشوں سے بھرپور اور سیاسی تبدیلیوں کا دور ہے، جس کا تنقیدی جائزہ معیشت اور سیاست کے تناظر میں درج ذیل ہے:

1۔ دوسری جنگِ عظیم کا دور اور رشید علی گیلانی کا انقلاب (1941ء)

دوسری جنگِ عظیم کے آغاز پر عراقی عوام اور فوج کے اندر برطانیہ کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی تھی۔ عراقی قوم پرست سمجھتے تھے کہ برطانیہ ان کے تیل اور وسائل کو اپنی جنگ کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

- **اپریل 1941ء کی بغاوت:** عراقی فوج کے چار بڑے جرنیلوں (جنہیں گولڈن اسکوائر کہا جاتا ہے) کی مدد سے قوم پرست رہنما **رشید علی گیلانی** نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور برطانیہ نواز نوری السعید اور امیر عبد الالہ (نائب السلطنت) کو ملک سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- **برطانوی حملہ اور شکست**: رشید علی گیلانی نے جرمنی اور اٹلی سے مدد مانگی اور برطانوی فوجی اڈوں کا گھیراؤ کر لیا۔ برطانیہ نے اس بغاوت کو کچلنے کے لیے ہندوستان سے اپنی افواج بھیجیں اور مئی 1941ء میں بغداد پر حملہ کر کے عراقی فوج کو شکست دے دی۔ رشید علی گیلانی کو جلاوطن ہونا پڑا اور انگریزوں نے دوبارہ اپنی کٹھ پتلی حکومت قائم کر دی۔
- **تنقید**: رشید علی گیلانی کا اقدام اگرچہ حب الوطنی پر مبنی تھا، لیکن یہ عسکری لحاظ سے ناپختہ تھا کیونکہ محوری طاقتوں (جرمنی) نے انہیں وقت پر کوئی مادی مدد فراہم نہیں کی، جس سے عراق دوبارہ برطانوی زنجیروں میں جکڑا گیا۔

2۔ جنگ کے بعد کا دور اور "پورٹسماؤتھ معاہدہ" کے خلاف عوامی انتفاضہ (1948ء)

دوسری جنگِ عظیم ختم ہونے کے بعد بھی انگریز عراقی سیاست پر حاوی رہے۔ جنوری 1948ء میں عراقی وزیرِ اعظم صالح جبر نے برطانیہ کے ساتھ **"معاہدہ پورٹسماؤتھ"** پر دستخط کیے، جس کے تحت برطانیہ کو عراقی اڈوں کے استعمال کی مدت میں مزید اضافہ ملنا تھا۔

- **وثبت الوثبہ (The Leap)**: اس معاہدے کی خبر عام ہوتے ہی بغداد کی سڑکوں پر تاریخ کا سب سے بڑا عوامی احتجاج شروع ہوا جسے "الوثبہ" کہا جاتا ہے۔ طلبہ، مزدور اور کمیونسٹ پارٹیاں سڑکوں پر نکل آئیں۔ عراقی پولیس کی فائرنگ سے سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے، لیکن احتجاج اتنا شدید تھا کہ بادشاہ کو معاہدہ منسوخ کرنا پڑا اور وزیرِ اعظم صالح جبر استعفیٰ دے کر ملک سے بھاگ گئے۔

3۔ نوری السعید کی آمریت اور "معاہدہ بغداد" (1955ء)

عراق کی تاریخ کا سب سے متنازعہ اور طویل ترین وزیرِ اعظم **نوری السعید** تھا، جو مکمل طور پر برطانوی مفادات کا محافظ تھا۔ اس نے ملک میں اپوزیشن پارٹیوں اور پریس پر سخت پابندیاں لگا دیں اور کمیونسٹ رہنماؤں کو پھانسیاں دیں۔

- **معاہدہ بغداد کی غلطی**: نوری السعید نے 1955ء میں عراق کو امریکہ اور برطانیہ کے بنائے ہوئے دفاعی اتحاد "معاہدہ بغداد" میں شامل کر دیا۔ اس اقدام نے پورے عرب عالم بالخصوص مصر کے صدر جمال عبد الناصر کو عراق کا دشمن بنا دیا، کیونکہ ناصر عرب قوم پرستی اور مغرب سے آزادی کے علمبردار تھے، جبکہ عراق مغربی استعمار کی گود میں جا بیٹھا تھا۔ عراقی عوام اور فوج نے اسے عالمِ اسلام اور عرب یکجہتی کے ساتھ غداری سمجھا۔

4۔ 14 جولائی 1958ء کا خونی انقلاب: ہاشمی بادشاہت کا بھیانک خاتمہ

عراقی فوج کے اندر نوجوان افسران نے مصر کے "آزاد فوجی افسران" کی طرز پر ایک خفیہ تنظیم بنائی جس کے سربراہ **بریگیڈیئر عبد الکریم قاسم** اور **کرنل عبد السلام عارف** تھے۔

- **انقلاب کا دن**: 14 جولائی 1958ء کی صبح جب ایک عراقی فوجی دستے کو اردن کی مدد کے لیے جانے کا حکم ملا، تو انہوں نے بغداد سے گزرتے ہوئے شاہی محل (قصرِ رحاب) کا گھیراؤ کر لیا۔
- **بھیانک انجام**: فوج نے نوجوان بادشاہ شاہ فیصل دوم، نائب السلطنت امیر عبد الالہ اور ان کے خاندان کے افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ وزیرِ اعظم نوری السعید نے عورت کا بھیس بدل کر بھاگنے کی کوشش کی، لیکن وہ پکڑا گیا اور عوام نے اسے سڑک پر گھسیٹ کر مار ڈالا۔ عراق کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا اور عبد الکریم قاسم ملک کے نئے سربراہ بن گئے۔

عراق کے سیاسی ارتقاء کا خلاصہ جدول (Table)

دور/سال	کلیدی سیاسی واقعہ	معاشی و سیاسی اثر	تنقیدی نتیجہ
1941ء	رشید علی گیلانی کا برٹش مخالف انقلاب	عسکری شکست اور عراق پر دوبارہ برطانوی قبضہ	جرمنی پر اندھا بھروسا اور عسکری ناپختگی کا ثبوت
1948ء	پورٹسماؤتھ معاہدہ اور الوثبہ انتفاضہ	عوامی طاقت کے سامنے بادشاہت کا عارضی جھکاؤ	ثابت ہوا کہ عراقی عوام مغرب کی غلامی کے خلاف ہیں
1955ء	نوری السعید کا "معاہدہ بغداد" پر دستخط	عراق کا عرب دنیا میں بائیکاٹ اور تنہائی	عوامی امنگوں کے خلاف استعماری دفاعی بلاک کا حصہ بننا
1958ء	14 جولائی کا خونی فوجی انقلاب	ہاشمی بادشاہت کا خاتمہ، عراق جمہوریہ بنا	شاہی خاندان کا اندوہناک قتل اور عسکری آمریت کا آغاز

سوال نمبر 3: پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کا جائزہ لیجیے اور بتائیے کہ ان دونوں ملکوں نے اتحاد اسلامی کے لیے کس طرح کوششیں کی؟

مقدمہ

پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کی بنیاد کسی عارضی سیاسی یا معاشی مفاد پر نہیں بلکہ مشترکہ اسلامی عقیدے، دینی رشتوں اور حرمین شریفین (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ) کی موجودگی پر قائم ہے۔ یہ تعلقات دنیا کے دو اہم ترین مسلم ممالک کے مابین سٹریٹیجک شراکت داری کی ایک بہترین اور لازوال مثال ہیں، جنہوں نے ہمیشہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں بھائیوں کی طرح ساتھ دیا ہے۔

پاک-سعودی تعلقات کا تاریخی و سٹریٹیجک جائزہ

1۔ آغاز اور ابتدائی دور (آزادی سے قبل اور بعد)

پاک-سعودی دوستی کی تاریخ پاکستان کے قیام سے بھی پرانی ہے۔ 1940ء میں جب آل انڈیا مسلم لیگ نے نظریہ پاکستان پیش کیا، تو سعودی ولی عہد شاہ سعود بن عبدالعزیز نے برصغیر کے مسلمانوں کی حمایت کی۔ 1943ء میں جب بنگال میں ہولناک قحط پڑا، تو شاہ عبدالعزیز آل سعود نے مسلم لیگ کے فنڈ میں خطیر رقم عطیہ کی۔ پاکستان کی آزادی کے بعد 1951ء میں دونوں ممالک کے مابین "سعد آباد دوستانہ معاہدہ" ہوا، جس نے دوستی کو قانونی شکل دی۔

2۔ شاہ فیصل کا دور — پاک سعودی دوستی کا سنہری باب

سعودی عرب کے عظیم رہنما **شاہ فیصل بن عبدالعزیز** پاکستان کے سچے ہمدرد تھے۔ انہوں نے پاکستان کو اپنے دوسرے گھر کا درجہ دیا:

- **صنعتی ومالی امداد:** انہوں نے پاکستان میں اسلام آباد کی خوبصورت **فیصل مسجد** کی تعمیر کے لیے پورا خرچہ اٹھایا۔ اس کے علاوہ لائل پور کا نام بدل کر ان کے احترام میں "**فیصل آباد**" رکھا گیا۔
- **جنگوں میں مدد:** 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں سعودی عرب نے پاکستان کو بلاسود کروڑوں ڈالرز کے قرضے اور پٹرول فراہم کیا اور پاکستان کے موقف کی کھل کر بین الاقوامی سطح پر تائید کی۔

3۔ دفاعی اور سیکیورٹی شراکت داری

پاکستان اور سعودی عرب کے مابین دفاعی تعاون انتہائی گہرا ہے۔ 1982ء میں دونوں ممالک کے مابین ایک تاریخی دفاعی معاہدہ ہوا جس کے تحت پاکستان کی فوج کے قریباً 15 سے 20 ہزار جوان اور افسران سعودی عرب کی حفاظت کے لیے وہاں تعینات کیے گئے۔ پاکستان کی فوج نے سعودی مسلح افواج کی ٹریننگ اور ماڈرنائزیشن میں بنیادی کردار ادا کیا۔ آج بھی پاکستان کی ایٹمی طاقت کو سعودی عرب اپنے لیے ایک مادی و معنوی سہارا سمجھتا ہے۔

اتحادِ اسلامی (Pan-Islamism) کے لیے دونوں ممالک کی مشترکہ کوششیں

پاکستان اور سعودی عرب نے ہمیشہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کے لیے کلیدی کردار ادا کیا، جن کا تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے:

1۔ رابطہ عالم اسلامی (Muslim World League) کا قیام

1962ء میں مکہ مکرمہ میں "رابطہ عالم اسلامی" کی بنیاد رکھی گئی، جس کا مقصد مسلم دنیا کے علماء اور مفکرین کو متحد کرنا تھا۔ پاکستان کے نامور مصلح اور مفکر **مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی** اس کے بانی ارکان میں شامل تھے اور انہوں نے سعودی حکمرانوں کے ساتھ مل کر اس ادارے کو عالمی سطح پر فعال بنایا۔

2۔ اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کا قیام اور استحکام

جب 1969ء میں یہودیوں نے مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی، تو شاہ فیصل نے فوری طور پر مسلم امہ کا ہنگامی اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا، جس کے نتیجے میں **OIC** قائم ہوئی۔ پاکستان نے اس تنظیم کے چارٹر کی تیاری اور اسے منظم کرنے میں پورا ہراول دستہ فراہم کیا۔ 1974ء میں لاہور میں ہونے والی **دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس** شاہ فیصل اور ذوالفقار علی بھٹو کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ تھی، جہاں پہلی بار مسلم دنیا کے تمام سلاطین اور وزرائے اعظم نے مل کر اپنے معاشی اور سیاسی حقوق کے لیے یکجا آواز بلند کی۔

3۔ افغان جہاد (روسی جارحیت کے خلاف اتحاد)

1979ء میں جب اشتراکی سوویت یونین (روس) نے افغانستان پر حملہ کیا، تو پاکستان اور سعودی عرب نے مل کر اس کے خلاف جہاد کی سرپرستی کی۔ سعودی عرب نے مجاہدین اور مہاجرین کے لیے اربوں ڈالرز کے فنڈز فراہم کیے، جبکہ پاکستان نے فرنٹ لائن سٹیٹ کا کردار ادا کرتے ہوئے اس روس مخالف اتحاد کو زمین پر نافذ کیا، جس کے نتیجے میں روس کو شکست ہوئی اور وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں آزاد ہوئیں۔

4۔ اسلامی فوجی اتحاد (IMCTC) کی قیادت

موجودہ دور میں دہشت گردی کے خلاف لڑنے کے لیے سعودی عرب نے 41 مسلم ممالک پر مشتمل "اسلامی فوجی انسدادِ دہشت گردی اتحاد" قائم کیا ہے۔ اس اتحاد کی سب سے بڑی خاص بات یہ ہے کہ اس کی کمانڈ پاکستان کے سابق آرمی چیف **جنرل راحیل شریف** کو سونپی گئی ہے، جو پاکستان کی عسکری مہارت پر سعودی اعتماد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

سوال نمبر 4: پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات کا تفصیل سے جائزہ پیش کریں۔

مقدمہ

متحدہ عرب امارات (UAE) خلیج فارس کا ایک انتہائی اہم، جدید اور اقتصادی طور پر مضبوط ملک ہے۔ پاکستان اور یو اے ای کے تعلقات کی جڑیں تاریخ میں بہت گہری ہیں اور یہ تعلقات ایک منفرد خصوصیت کے حامل ہیں کیونکہ یو اے ای کی تعمیر و ترقی میں جتنا بڑا حصہ پاکستان کا ہے، اتنا کسی اور ملک کا نہیں ہے۔ ان تعلقات کے بانی یو اے ای کے پہلے صدر اور ابو ظہبی کے مہربان امیر **شیخ زاید بن سلطان آل نہیان** تھے، جنہیں پاکستان سے جنونی حد تک محبت تھی۔

پاک-یو اے ای تعلقات کا مختلف شعبوں میں تفصیلی جائزہ

1۔ شیخ زاید بن سلطان کی پاکستان سے عقیدت اور فلاحی کام

شیخ زاید مرحوم پاکستان کو اپنا دوسرا وطن مانتے تھے اور وہ ہر سال شکار اور آرام کے لیے چولستان (بہاولپور) اور رحیم یار خان آتے تھے۔ انہوں نے پاکستان کے پسماندہ علاقوں میں اپنے ذاتی سرمائے سے درج ذیل فلاحی کام کروائے:

- کراچی، لاہور اور رحیم یار خان میں جدید **شیخ زاید ہسپتالوں** کا قیام۔
- رحیم یار خان میں بین الاقوامی معیار کا ایئرپورٹ اور سڑکوں کا جال بچھانا۔
- ملک بھر میں سینکڑوں سکول، مساجد اور پینے کے صاف پانی کے منصوبوں کی مالی سرپرستی۔

2۔ یو اے ای کی تعمیر نو میں پاکستانی افرادی قوت کا کردار

جب 1971ء میں امارات متحد ہوئے اور وہاں تیل کی دولت کی وجہ سے انفراسٹرکچر بننا شروع ہوا، تو پاکستان نے اس نوزائیدہ ملک کی ہر شعبے میں مدد کی:

- **امارات ایئرلائن (Emirates) کا قیام:** دنیا کی مشہور ترین ایئرلائن "امارات" کو کھڑا کرنے کے لیے پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن (PIA) نے اپنے جہاز اور انجینئرز فراہم کیے اور ابتدائی پائلٹس پاکستانی تھے۔
- **فوج اور پولیس کی تنظیم:** یو اے ای کی فوج اور دبئی و ابو ظہبی کی پولیس کے ابتدائی ڈھانچے، ٹریننگ اور کمانڈ میں پاکستان کے ریٹائرڈ فوجی اور پولیس افسران نے خدمات سرانجام دیں۔
- **مزدور اور پروفیشنلز:** آج یو اے ای میں قریباً 18 لاکھ سے زیادہ پاکستانی مقیم ہیں، جو وہاں کی کنسٹرکشن، بینکنگ اور آئی ٹی انڈسٹری میں کام کر رہے ہیں اور پاکستان کو سالانہ اربوں ڈالرز کا زرمبادلہ بھیجتے ہیں۔

3۔ اقتصادی اور تجارتی تعلقات (سرمایہ کاری)

یو اے ای پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے والے بڑے ممالک میں شامل ہے۔ یو اے ای کی بڑی کمپنیاں جیسے **اتصالات (Etisalat)** جس نے پی ٹی سی ایل کو خریدا، **بینک الفلاح**، اور **وارد ٹیلی کام** پاکستان کے سروسز سیکٹر میں اربوں روپے کا کاروبار کر رہی ہیں۔ پاکستان یو اے ای کو چاول، گوشت، پھل اور ٹیکسٹائل کا سامان برآمد کرتا ہے، جبکہ وہاں سے خام تیل اور پٹرولیم مصنوعات درآمد کرتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

4۔ معاشی بحرانوں میں پاکستان کی مالی مدد

جب بھی پاکستان بیرونی ادائیگیوں کے بحران (Balance of Payments) یا غیر ملکی ذخائر کی کمی کا شکار ہوتا ہے، تو یو اے ای کی حکومت پاکستان کی مدد کے لیے آگے آتی ہے۔ حال ہی میں یو اے ای نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں اربوں ڈالرز بطور ڈیپازٹ رکھے تاکہ روپے کی قدر کو سہارا دیا جا سکے اور پاکستان ڈیفالٹ سے بچ سکے۔ اس کے علاوہ سیلاب اور زلزلوں جیسی قدرتی آفتوں میں یو اے ای کی طرف سے ہمیشہ سب سے پہلے امدادی سامان کے جہاز پاکستان پہنچتے ہیں۔

سوال نمبر 5: اسلامی جمہوریہ ایران اور پاکستان کے تعلقات کا تفصیل سے جائزہ پیش کریں۔

مقدمہ

ایران پاکستان کا ایک انتہائی اہم اور قریبی پڑوسی ملک ہے جس کے ساتھ ہماری 900 کلومیٹر سے زیادہ لمبی سرحد ملتی ہے۔ پاک-ایران تعلقات محض سیاسی نہیں بلکہ صدیوں پرانے مشترکہ ثقافتی، لسانی اور مذہبی رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ اردو زبان کا ایک بڑا حصہ فارسی سے ماخوذ ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں ایران کا مقام اس لیے بھی منفرد ہے کہ **1947ء میں پاکستان کو دنیا میں سب سے پہلے تسلیم کرنے والا ملک ایران ہی تھا۔** ان تعلقات کو دو بڑے ادوار (شاہِ ایران کا دور اور 1979ء کے اسلامی انقلاب کے بعد کا دور) کے تحت سمجھا جا سکتا ہے۔

1۔ شاہِ ایران کا دور (1947ء تا 1979ء) — مثالی سٹریٹجک دوستی

اس دور میں پاکستان اور ایران کے تعلقات دنیا کے لیے ایک ماڈل تھے۔ دونوں ممالک مغربی بلاک اور سینٹو (CENTO) کے رکن تھے۔

- **قائداعظم کا دورہ اور شاہ کی پاکستان آمد:** 1950ء میں شاہِ ایران محمد رضا شاہ پہلوی پاکستان کا دورہ کرنے والے دنیا کے پہلے سربراہِ مملکت بنے۔
- **دفاعی اور معاشی اتحاد:** دونوں ممالک نے ترکی کے ساتھ مل کر **RCD (علاقائی تعاون برائے ترقی)** کی بنیاد رکھی۔ 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں ایران نے پاکستان کی بھرپور مدد کی؛ ایرانی ہسپتالوں کو پاکستانی زخمیوں کے لیے کھول دیا گیا اور ایرانی فضائیہ نے پی آئی اے کے مسافر طیاروں کو اپنے ہاں محفوظ پناہ گاہیں فراہم کیں۔ جب بلوچستان میں سرکشی ابھری، تو ایران نے پاکستان کو گن شپ ہیلی کاپٹرز دیے۔

2۔ 1979ء کا اسلامی انقلاب اور تعلقات کا نیا موڑ

1979ء میں آیت اللہ روح اللہ خمینی کی قیادت میں ایران میں "اسلامی انقلاب" آیا اور شاہ کی حکومت ختم ہو گئی۔ پاکستان نے نئی اسلامی حکومت کو بھی فوری طور پر تسلیم کیا، لیکن اس کے بعد خطے کے بدلتے ہوئے حالات (افغان جہاد اور ایران امریکہ کشیدگی) کی وجہ سے تعلقات میں کچھ پیچیدگیاں پیدا ہوئیں۔

اہم چیلنجز اور کشیدگی کے اسباب:

- **سفارتی ترجیحات کا فرق:** ایران شدید امریکہ مخالف (Anti-American) ہو گیا، جبکہ پاکستان افغان جہاد کی وجہ سے امریکہ کا قریبی اتحادی بن گیا۔
- **علاقائی مسابقت اور فرقہ واریت:** 1990ء کی دہائی میں افغانستان میں طالبان کی حکومت کے معاملے پر پاکستان اور ایران کے مفادات ٹکرا گئے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے اندر ہونے والی فرقہ وارانہ دہشت گردی نے بھی دونوں ممالک کے مابین بدگمانی پیدا کی۔

3۔ معاشی اور توانائی کے شعبے میں تعاون (پاک-ایران گیس پائپ لائن)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

دونوں ممالک کے مابین تجارتی صلاحیت بہت زیادہ ہے لیکن عالمی پابندیوں کی وجہ سے اس کا بھرپور استعمال نہیں ہو سکا۔ ان تعلقات کا سب سے بڑا منصوبہ **"پاک-ایران گیس پائپ لائن "**(جسے پہلے پیس پائپ لائن کہا جاتا تھا) ہے۔ ایران نے اپنے حصے کی پائپ لائن مکمل کر لی ہے، لیکن پاکستان امریکی پابندیوں کے خوف اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے اپنے حصے کی پائپ لائن مکمل کرنے میں تاخیر کا شکار ہے، جو دونوں ممالک کے مابین موجودہ دور کا بڑا سفارتی مسئلہ ہے۔

4۔ موجودہ صورتحال اور سرحدِ امن کی پالیسی

حالیہ برسوں میں دونوں ممالک نے اپنی سرحدوں پر سیکیورٹی کو بہتر بنانے اور دہشت گرد گروہوں (جیسے جیش العدل) کے خاتمے کے لیے مشترکہ بارڈر مینجمنٹ کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ گوادر اور چابہار بندر گاہوں کو ایک دوسرے کا حریف سمجھنے کے بجائے اب "سسٹر پورٹس (Sister Ports) " کے طور پر چلانے پر اتفاق ہوا ہے، اور چین کے سی پیک (CPEC) منصوبے میں ایران کی شمولیت کے امکانات نے پاک-ایران دوستی کو ایک بار پھر مثبت اور معاشی رخ عطا کیا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔